ہیں) اور بڑے خوبصورت اسلوب سے لکھی ہے اور اس میں غیر معمولی جاذبیت اور دلچسپی اوسط درجے کے تمام لوگوں' بالخصوص نوجوان طلبہ کے لیے ہے۔

یہ کتاب "برخیز" ("از ہندو عراق و عرب و ہمہ داں خیز") کا پیغام دیتی ہے کہ عملی جدوجہد پر ابھارتی ہے' یہ احتساب کو لازم ٹھہراتی ہے' یہ حیاتِ دنیا کو امتحان قرار دیتی ہے' اور علاوہ ازیں دین کے تمام بنیادی مسائل اور رواج باختہ مباحث پر قرآن سے روشنی ڈالتی ہے۔

اس کتاب کی داد یہی ہے کہ اسے خریدیئے اور پڑھیے۔

(ن - ص)

دل کے امراض: مصنفہ ڈاکٹر اقبال کاردار صاحب۔ ناشر: حیات جی پبلشر' چوک اردو بازار لاہور۔ کاغذ نیوز پرنٹ۔ صفحات ۲۵۶۔ گتے کی جلد سادہ رنگین ڈیزائن سے آراستہ۔ قیمت ۵۰ روپے' پیپر بیک ۳۲ روپے۔

بالفاظ مصنف: "دل در حقیقت ایک اعجاز آفریں مشین ہے' دنیائے عقل و شعور نے اسے حیرت انگیز عضو قرار دیا ہے --- ایک دن میں ایک لاکھ بار سے زیادہ ضربات کے ذریعے جسم کی ساٹھ ہزار لمبی شریانوں میں پانچ سے دس ٹن تک خون کو دھکیلتا ہے۔ ... اس کی قوت ۱/۶ ہارس پاور کے برابر ہے۔

دلچسپ یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کا دل ہوتا ہی نہیں' یعنی کوئی اڑا لے جاتا ہے' کبھی یہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی شخص خوانچہ اٹھا کر صدا لگاتا ہے کہ "من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم"۔ دلچسپ یہ کہ ایسے ہی لوگ زیادہ تر ادھیڑ عمر میں شعبۂ امراضِ قلب میں داخل ہوتے ہیں اور جاں پر بنی ہوئی ہوتی ہے۔

امراضِ قلب کے بڑھتے ہوئے واقعات کو سامنے رکھ کر ڈاکٹر صاحب نے اسے وبائے عصری قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ اپنے ساتھ بہت سے اسباب امراضِ قلب کے لایا ہے اور شاندار علاج بھی۔ پھر مفید اور مضر دونوں قسم کی غذاؤں' عادات اور عوامل کا بیان ہے۔ دل کے دورے سے اور اس کے طریقِ علاج سے ڈاکٹر صاحب نے قارئین کو آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ساتھ ہی ہائی بلڈ پریشر کے بارے میں بھی معلومات دی ہیں۔ جس کا تعلق امراضِ قلب سے بہت ہے۔ ورزش کی اہمیت پر لکھا ہے۔ کولیسٹرول کی مضرت اور لہسن کی افادیت پر بھی اظہارِ خیال کیا ہے۔ یقیناً عوام کی رہنمائی کے لیے مختلف عام امراض کے بارے میں لٹریچر شائع ہونا چاہیے' بلکہ کاش

کہ اس کا انتظام ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ذریعے ہو۔

ویسے ریڈیو' ٹیلی وژن' اخبارات اور دیگر لٹریچر اس انداز سے بھی عام نہیں کیا جانا چاہیے کہ ایک خوف اور ایک وہم سا لوگوں میں پھیلنے لگے اور حسّاس لوگ نفسیاتی طور پر واقعی مبتلائے مرض نہ ہو جائیں۔ میں نوعمری سے لے کر آج تک مرضِ دل کے حملے کا اندیشہ کرتا رہا ہوں۔ آخر معاملہ اپنی انجانا پر آپہنچا ہے جس کی وجہ وہم نہیں بلکہ عمر کے لحاظ سے کارکردگی اور حساس پن کی زیادتی ہے۔ اور جتنا آرام لیا جانا چاہیے' اس میں مجھے کامیابی نہیں ہو رہی۔ کیونکہ لکھنا پڑھنا ایک عادت نہیں' ایک ایسی لذت بن گیا ہے کہ اس سے نجات نہیں۔

بہرحال ڈاکٹر صاحب کی کتاب بہت سے لوگوں کو حفاظتِ دل میں مدد دے گی۔ البتہ ایک ضروری چیز ڈاکٹر صاحب کی کتاب میں جگہ نہ پاسکی۔ منفی جذبات اور گھٹیا خیالات تیز نفس پرستانہ خواہشات' دل پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں۔ منشیات کو بھی شامل کرلیں۔ اسی طرح اخلاقی لحاظ سے بے اصولی اور بے ضمیری کی زندگی گزارنا اور دوسروں کی خدمت یا ملک و ملت کی بھلائی کے لیے کوئی حصہ ادا نہ کرنا' یہ طرزِ حیات بھی دل پر بوجھ بڑھا دیتا ہے' کیونکہ بہت سے امورِ مسرت سے وہ محروم رہ جاتا ہے۔ ذکر و نماز Tensions کو روکتی ہے' اس وجہ سے دل کا ذریعۂ تحفظ ہے۔ ہمارے مسلمان ڈاکٹروں کو ایسے پہلوؤں کی طرف بھی توجہ دینا چاہیے۔ (ن – ص)

انفاق فی سبیلِ اللہ: ابن عبدالشکور۔ ناشر: دعوت الاسلام سنٹر ۴ ایم' نمبر ۳ اسٹریٹ (نزد بیت المال شادی محل) چار مینار' مسجد روڈ کراس' شیوا جی نگر' بنگلور ۵۶۰۰۵۱۔ انڈیا۔

۹۶ صفحے کا یہ پمفلٹ سادہ و رنگین ورق کے ساتھ صرف آٹھ روپے میں ملتا ہے۔ اس میں ابن عبدالشکور صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق قرآن و حدیث سے اخذ کردہ مقدس کلمات کو نمایاں کیا ہے' آیاتِ قرآنی کی ترجمانی تفہیم القرآن کے مطابق کی گئی ہے۔

دولت اور معیارِ زندگی اور اسرافیات و تعصبات کے بتوں کی پوجا کے اس دور میں موضوعِ انفاق پر لکھنا ضروری تھا۔ زیادہ دولت کسی کے پاس آجائے تو یہ مقصد نہیں کہ وہ خوب کھلے دل سے اپنے مسائل و ضروریات پر اور تقریباً نمائش کاری پر صرف کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ آخرت میں جواب ملے کہ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا۔ (الاحقاف ۴۶: ۲۰) جائیے آپ لوگ بھی دنیا ہی میں اپنی ساری نعمتیں برت چکے۔ اب یہاں تو ذلت کا عذاب